

(۳۰۱)

تمہارا قاصد تمہاری عقل کا ترجمان ہے اور تمہاری طرف سے کامیاب ترین ترجمانی کرنے والا تمہارا خط ہے۔

(۳۰۲)

ایسا شخص جو سختی و مصیبت میں مبتلا ہو جتنا محتاجِ دُعا ہے اس سے کم وہ محتاج نہیں ہے کہ جو اس وقت خیر و عافیت سے ہے مگر اندیشہ ہے کہ نہ جانے کب مصیبت آجائے۔

(۳۰۳)

لوگ اسی دنیا کی اولاد ہیں، اور کسی شخص کو اپنی ماں کی محبت پر لعنت ملامت نہیں کی جاسکتی۔

(۳۰۴)

غریب و مسکین اللہ کا فرستادہ ہوتا ہے۔ تو جس نے اس سے اپنا ہاتھ روکا اس نے خدا سے ہاتھ روکا اور جس نے اسے کچھ دیا اس نے خدا کو دیا۔

(۳۰۵)

غیرت مند کبھی زنا نہیں کرتا۔

(۳۰۶)

مدتِ حیات نگہبانی کیلئے کافی ہے۔

(۳۰۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَسُولُكَ تَرْجُمَانُ عَقْلِكَ، وَكِتَابُكَ أَبْلَغُ مَا يَنْطِقُ عَنْكَ!.

(۳۰۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا الْمُبْتَلَى الَّذِي قَدْ اشْتَدَّ بِهِ الْبَلَاءُ، بِأَحْوَجَ إِلَى الدُّعَاءِ مِنَ الْمُعَافَى الَّذِي لَا يَأْمَنُ الْبَلَاءُ!.

(۳۰۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْإِنْسَانُ أَبْنَاءُ الدُّنْيَا، وَلَا يُلَامُ الرَّجُلُ عَلَى حُبِّ أُمِّهِ.

(۳۰۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ الْمُسْكِينَ رَسُولُ اللَّهِ، فَمَنْ مَنَعَهُ فَقَدْ مَنَعَ اللَّهَ، وَمَنْ أَعْطَاهُ فَقَدْ أَعْطَى اللَّهَ.

(۳۰۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا زَنْيَ غَيُورٌ قَطُّ.

(۳۰۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَفَى بِالْأَجَلِ حَارِسًا.

مطلب یہ ہے کہ لاکھ آسمان کی بجلیاں کڑکیں، حوادث کے طوفان امڈیں، زمین میں زلزلے آئیں اور پہاڑ آپس میں ٹکرائیں، اگر زندگی باقی ہے تو کوئی حادثہ گزند نہیں پہنچا سکتا اور نہ صرف موت شمعِ زندگی کو بجھا سکتی ہے، کیونکہ موت کا ایک وقت مقرر ہے اور اس مقررہ وقت تک کوئی چیز سلسلہ حیات کو قلع نہیں کر سکتی۔ اس لحاظ سے بلاشبہ موت خود زندگی کی محافظ و نگہبان ہے۔

موت کہتے ہیں جسے ہے پاسانِ زندگی

☆☆☆☆☆

(۳۰۷)

اولاد کے مرنے پر آدمی کو نیند آجاتی ہے، مگر مال کے چھن جانے پر اسے نیند نہیں آتی۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اولاد کے مرنے پر صبر کر لیتا ہے، مگر مال کے جانے پر صبر نہیں کرتا۔

(۳۰۸)

باپوں کی باہمی محبت، اولاد کے درمیان ایک قرابت ہوا کرتی ہے اور محبت کو قرابت کی اتنی ضرورت نہیں ہے جتنی قرابت کو محبت کی۔

(۳۰۹)

اہل ایمان کے گمان سے ڈرتے رہو، کیونکہ خداوند عالم نے حق کو ان کی زبانوں پر قرار دیا ہے۔

(۳۱۰)

کسی بندے کا ایمان اس وقت تک سچا نہیں ہوتا جب تک اپنے ہاتھ میں موجود ہونے والے مال سے اس پر زیادہ اطمینان نہ ہو جو قدرت کے ہاتھ میں ہے۔

(۳۱۱)

جب حضرت بصرہ میں وارد ہوئے تو انس بن مالک کو طلحہ وزیر کے پاس بھیجا تھا کہ ان دونوں کو کچھ وہ اقوال یاد دلائیں جو آپؐ کے بارے میں انہوں نے خود پیغمبر اکرم ﷺ سے سنے ہیں۔ مگر انہوں نے اس سے پہلو تپی کی اور جب پلٹ کر آئے تو کہا کہ: وہ بات مجھے یاد نہیں رہی۔ اس پر حضرت نے فرمایا:

اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اس کی پاداش میں خداوند عالم ایسے چمکدار غ میں تمہیں مبتلا کرے کہ جسے دستار بھی نہ چھپا سکے۔

(۳۰۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَتَامُ الرَّجُلُ عَلَى الشُّكْلِ، وَ لَا يَتَامُ عَلَى الْحَرَبِ.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ مَعْنَى ذَلِكَ: أَنَّهُ يَصْبِرُ عَلَى قَتْلِ الْأَوْلَادِ، وَ لَا يَصْبِرُ عَلَى سَلْبِ الْأَمْوَالِ.

(۳۰۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَوَدَّةُ الْأَبَاءِ قَرَابَةٌ بَيْنَ الْأَبْنَاءِ، وَ الْقَرَابَةُ إِلَى الْمَوَدَّةِ أَحْوَجُ مِنَ الْمَوَدَّةِ إِلَى الْقَرَابَةِ.

(۳۰۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اتَّقُوا ظُنُونَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ.

(۳۱۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَصْدُقُ إِبْنَانُ عَبْدٍ، حَتَّىٰ يَكُونَ بِنَا فِي يَدِ اللَّهِ أَوْثَقَ مِنْهُ بِنَا فِي يَدِهِ.

(۳۱۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَ قَدْ كَانَ بَعَثَهُ إِلَى طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ لَمَّا جَاءَ إِلَى الْبَصْرَةِ، يَذْكُرُهُمَا شَيْئًا مِمَّا سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَعْنَاهُمَا، فَلَوَى عَنْ ذَلِكَ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّهُ أُتِيْتُ ذَلِكَ الْأَمْرَ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَضَرَبَكَ اللَّهُ بِهَا بَيْضَاءَ لَامِعَةً لَا تُورِيهَا الْعِمَامَةَ.